106480-فضائل رمضان میں حدیث سلمان ضعیف ہے

سوال

ہمارے علاقے میں ایک خطیب نے مسجد میں خطبہ دیتے ہوئے سلمان رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث بیان کی جس میں بیان کیا گیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں شعبان کے آخری روز خطبہ ارشاد فرمایا.... الخ
ایک بھائی نے لوگوں کے سامنے امام پر اعتراض کیا کہ یہ حدیث تو موضوع اور من گھڑت ہے، اور اسی طرح یہ بھی کہ: جس کسی نے روزے دار کو سیر ہو کر کھانا کھلایا اللہ تعالی اسے میرے حوض سے پانی پلائے گا جس کے بعد وہ کبھی پیاس محسوس نہیں کریگا حتی کہ وہ جنت میں داخل ہو جائے"
اور یہ حدیث بھی کہ:
"جس کسی نے اپنی لونڈی پر تخفیف کی اللہ تعالی اسے بخش دے گا اور اسے جہنم سے آزاد کر دیتا ہے"
اس بھائی نے کہا کہ یہ سب کلمات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ جھوٹ اور افترا ہیں، اور جس کسی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ اور افترا باندھا اس نے جہنم میں ٹھکانہ بنایا... الخ
کیا یہ احادیث صحیح ہیں یا نہیں؟

پسندیدہ جواب

ابن خزیمہ رحمہ اللہ نے حدیث سلمان روایت کرتے ہوئے کہا ہے:

اگر یہ حدیث صحیح ہو تو فضائل رمضان کے بارہ میں باب.

پھر کہتے ہیں:

ہمیں علی بن حجر السعدی نے حدیث بیان کی، وہ کہتے ہیں ہمیں یوسف بن زیاد نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں ہمیں ہمام بن یحی نے علی بن زید بن جدعان نے سعید بن مسیب سے اور انہوں نے سلمان رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ ہمیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کے آخری دن خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

"لوگو تم پر عظیم الشان مہینہ سایہ فگن ہو رہا ہے، یہ بابرکت مہینہ ہے، اس میں ایک ایسی رات ہے جو ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے، اللہ سبحانہ و تعالی نے اس کے روزے فرض کیے ہیں، اور اس مہینے کی راتوں کا قیام نفلی ہے، جس نے بھی اس مہینہ میں کوئی خیر و بھلائی کا کام سر انجام دے کر قرب حاصل کیا تو وہ ایسے ہی ہے جیسے کسی نے اس مہینہ کے علاوہ کوئی فرض ادا کیا، اور جس نے اس مہینہ میں کوئی فرض سر انجام دیا تو وہ ایسے ہی ہے جیسے کسی نے اس مہینہ کے علاوہ ستر فرض ادا کیے، یہ صبر کا مہینہ ہے، اور صبر کا ثواب جنت ہے، یہ خیر خواہی کا مہینہ ہے.

اس ماہ مبارک میں مومن کا رزق زیادہ ہو جاتا ہے، اور جس کسی نے بھی اس مہینہ میں روزے دار کا روزہ افطار کرایا اس کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں، اور اس کی گردن جہنم سے آزاد کر دی جاتی ہے، اور اسے بھی روزے دار جتنا اجر و ثواب حاصل ہوتا ہے اور کسی کے ثواب میں کمی نہیں ہوتی.

صحابہ کرام نے عرض کیا: ہم میں سے ہر ایک کے پاس تو روزہ افطار کرانے کے لیے کچھ نہیں ہوتا، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اللہ تعالی یہ اجروثواب ہر اس شخص کو دیتا ہے جس نے بھی کسی کا روزہ کھجوریا پانی کے گھونٹ یا دودھ کے ساتھ افطار کرایا، اس ماہ کا ابتدائی حصہ رحمت ہے، اور درمیانی حصہ بخشش اور آخری حصہ جہنم سے آزادی کا باعث ہے"

جس کسی نے بھی اپنی لونڈی اور غلام سے تخفیف کی اللہ تعالی اسے بخش دیتا اور اسے جہنم سے آزاد کردیتا ہے، اس ماہ مبارک میں چار کام زیادہ سے زیادہ کیا کرو: دو کے ساتھ تو تم اپنے پروردگار کو راضی کروگے، اور دو خصلتیں ایسی ہیں جن سے تم بے پرواہ نہیں ہوسکتے:

جن دو خصلتوں سے تم اپنے پروردگار کو راضی کرسکتے ہو وہ یہ ہیں: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالی کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، اور اس سے بخشش طلب کرنا.

اور جن دو خصلتوں کے بغیر تمہیں کوئی چارہ نہیں: جنت کا سوال کرنا، اور جہنم سے پناہ مانگنا.

جس نے بھی اس ماہ مبارک میں کسی روزے دار کو پیٹ بھر کر کھلایا اللہ سبحانہ وتعالی اسے میرے حوض کا پانی پلائیگا وہ جنت میں داخل ہونے تک پیاس محسوس نہیں کریگا"

اس حدیث کی سند میں علی بن زید بن جدعان سوء حفظ کی وجہ سے ضعیف ہے، اور اس کی سند میں یوسف بن زیاد البصری بھی منکر الحدیث راوی ہے، اور پھر ہمام بن یحی بن دینار العودی کے بارہ میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کا تقریب التہذیب میں کہنا ہے کہ: یہ ثقہ ہے اور بعض اوقات اسے وہم ہوجاتا ہے.

اس بنا پر اس سند کے ساتھ یہ حدیث مکذوب تو نہیں لیکن ضعیف ہوگی، لیکن اس کے باوجود دوسری صحیح احادیث سے رمضان المبارک کے بہت فضائل ثابت ہیں.

اللہ سبحانہ وتعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے، اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے. "انتہی

الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز.

الشیخ عبدالرزاق عفیفی.

الشیخ عبداللہ بن غدیان.

الشیخ عبداللہ بن قعود.